URC-B-URD

اردو/ URDU

پرچہ-II / Paper II

(لٹریچر) / (LITERATURE)

کل مارکس : 250
Maximum Marks : 250

مقررہ وقت : 3 گھنٹے
Time Allowed : 3 Hours

سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

برائے مہربانی ذیل کی ہر ہدایت کو جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں

اس پرچے میں آٹھ سوالات پوچھے جا رہے ہیں جو دو حصّوں میں منقسم ہیں۔

امیدوار کو کل **پانچ** سوالوں کے جواب دینے ہیں۔

سوال 1 اور 5 لازمی ہیں اور باقی سوالات میں سے **تین** کا جواب لکھنا ہے مگر ہر حصّہ سے کم از کم **ایک ایک** سوال کرنا ضروری ہے۔

ہر سوال یا سوال کے حصّے کے نمبر اس کے سامنے درج کر دیے گئے ہیں۔

جواب ہر صورت میں اُردو میں ہی لکھے جائیں گے۔

اگر کسی سوال کے جواب کے لیے الفاظ کی تعداد کی شرط لگادی گئی ہے تو اس کی پابندی لازمی ہے۔

سوالات کے جواب کو ترتیب وار اہمیت دی جائے گی، شرط یہ ہے کہ کوئی جواب کاٹ کر مسترد نہ کر دیا گیا ہو۔ اگر کسی سوال کا کوئی حصّہ بھی جواب کے لیے منتخب کیا گیا ہے تو اسے سوال کا جواب ہی تصور کیا جائے گا۔ اگر کسی صفحہ یا صفحے کے کسی حصے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اسے صفائی کے ساتھ کاٹ کر مسترد کرنا ضروری ہے۔

Question Paper Specific Instructions

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions :

*There are **EIGHT** questions divided in **TWO SECTIONS**.*

*Candidate has to attempt **FIVE** questions in all.*

*Questions no. **1** and **5** are compulsory and out of the remaining, any **THREE** are to be attempted choosing at least **ONE** question from each section.*

The number of marks carried by a question / part is indicated against it.

*Answers must be written in **URDU**.*

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to.

Attempts of questions shall be counted in sequential order. Unless struck off, attempt of a question shall be counted even if attempted partly. Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.

SECTION A

Q1. مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔اور ان کے ادبی وفنی محاسن کا بھی جائزہ لیجیے۔ہر اقتباس کی تشریح تقریباً ایک سو پچاس (150) الفاظ پر مشتمل ہو۔ *10×5=50*

(a)

”مدن کی آنکھوں سے بے تحاشا آنسو بہہ رہے تھے۔حالانکہ رسوئی میں اِندو ہنس رہی تھی۔پل بھر میں اپنے سہاگ کے اجڑنے اور پھر بس جانے سے بے خبر۔مدن جب حقائق کی دنیا میں آیا تو آنسو پونچھتے ہوئے اپنے اس رونے پر ہنسنے لگا۔

ادھر اِندو ہنس تو رہی تھی لیکن اس کی ہنسی دبی دبی تھی۔بابو جی کے خیال سے وہ کبھی اونچی آواز میں نہ ہنستی تھی، جیسے کھلکھلاہٹ کوئی ننگا پن ہے، خاموشی دوپٹا اور دبی ہنسی ایک گھونگھٹ۔پھر مدن نے اندو کا ایک خیالی بُت بنایا اور اس سے بیسیوں باتیں کر ڈالیں۔یوں اس سے پیار کیا جیسے ابھی تک نہ کیا تھا۔“ *10*

(b)

”گوبر نے گھر پہنچ کر وہاں کی حالت دیکھی تو ایسی مایوسی ہوئی کہ اسی وقت واپس جائے۔گھر کا ایک حصہ گرنے کے قریب تھا۔دروازہ پر صرف ایک بیل بندھا ہوا تھا اور وہ بھی ادھ مرا۔یہ حالت کچھ ہوری کی نہ تھی، سارے گاؤں پر یہی مصیبت تھی۔ایک ایسا آدمی بھی نہ تھا جس کی حالتِ زار نہ ہو۔۔۔۔دروازوں پر منوں کوڑا کرکٹ جمع ہے۔بدبو اُڑ رہی ہے مگر، ان کی ناک میں نہ بو ہے اور نہ آنکھوں میں نور۔سرِ شام سے دروازہ پر گیدڑ رونے لگتے ہیں مگر کسی کو غم نہیں۔“ *10*

(c)

”کیسا پنشن اور کہاں اُس کا ملنا۔یہاں جان کے لالے پڑے ہیں۔

ہے موجزن اک قلزمِ خوں کاش یہی ہو آتا ہے، ابھی دیکھیے، کیا کیا مرے آگے

اگر زندگی ہے اور پھر مل بیٹھیں گے تو کہانی کہی جائے گی۔تم کہتے ہو کہ آیا چاہتا ہوں۔اگر آؤ تو بے ٹکٹ نہ آنا۔میر احمد علی صاحب کو لکھتے ہو کہ ”یہاں ہیں“ مجھ کو نہیں معلوم کہ کہاں ہیں۔مجھ سے ملتے تو اچھا کرتے۔میں مخفی نہیں ہوں، روپوش نہیں ہوں۔حُکام جانتے ہیں کہ یہ یہاں ہے مگر نہ باز پُرس و گیر و دار میں آیا ہوں۔“ *10*

(d)

"کہتے ہیں اقلیمِ خیال میں ایک وسیع ولایت تھی، جس کا نام ملکِ فصاحت اور وہاں کے بادشاہ کا لقب ملک الکلام تھا۔ بادشاہِ مذکور کے محلوں میں دو بیبیاں تھیں، ایک کا نام فرحت بانو اور دوسری کا نام دانش خاتون تھا۔ دانش خاتون کا ایک بیٹا تھا۔ یہ سیدھا سادا شخص حسنِ متانت میں باپ کا خلف الرشید اور تمکنت اور سنجیدگی میں ماں کی تصویر تھا۔ اُسے علم کہتے تھے۔" 10

(e)

"جیل کا سپرنٹنڈنٹ آخر کار ایک باورچی کو ڈھونڈ لایا مگر جب پتہ چلا کہ اب باہر جانا ممکن نہیں تو یہ حال ہوا کہ، وہ کھانا کیا پکاتا اپنے ہوش وحواس کا مسالہ کوٹنے لگا اور قید خانے میں جو، اسے ایک رات دِن قید وبند کے توے پر سینکا گیا تو بھوننے تلنے کی ساری ترکیبیں بھول گیا۔ اس احمق کو کیا معلوم تھا کہ ساٹھ روپے کے عشق میں یہ پاپڑ بیلنے پڑیں گے۔ اس ابتدائے عشق نے ہی کچومر نکال دیا تھا، قلعے تک پہنچتے پہنچتے قلیہ بھی تیار ہو گیا۔" 10

Q2. (a) "باغ وبہار" کی تاریخی وتہذیبی اہمیت مثالوں کے ساتھ اُجاگر کیجیے۔ 10

(b) "نیرنگِ خیال" کے مضامین کی روشنی میں محمد حسین آزاد کی انشائیہ نگاری کا محاکمہ کیجیے۔ 20

(c) اُردو نثر کی بنیادوں کو اُستوار کرنے میں "خطوطِ غالب" نے کیا اہم رول ادا کیا ہے۔ مع امثلہ واضح کیجیے۔ 20

Q3. (a) بیدی کی افسانہ نگاری کی خصوصیات بیان کیجیے۔ 15

(b) "غبارِ خاطر کے خطوط کی نکتہ سنجیوں میں محاورۂ زبان کا لطف نمایاں ہے" اس اجمال کی تفصیل بیان کیجیے۔ 15

(c) "پریم چند نے اُردو کے افسانوی ادب کو ایک جاندار اور شگفتہ اسلوب دیا، جو تصنع، تکلف اور ہر طرح کی آرائش سے پاک ہے" ناول گئودان کے حوالے سے اِس قول کی وضاحت کیجیے۔ 20

Q4. (a) "باغ وبہار" کی مقبولیت اور شہرت کا اصل راز اس کی زبان اور طرزِ ادا میں پنہاں ہے" اس قول سے آپ کس حد تک متفق ہیں، مدلل بحث کیجیے۔ 20

(b) افسانہ "اپنے دُکھ مجھے دے دو" کی روشنی میں راجندر سنگھ بیدی کی افسانہ نگاری پر اظہارِ خیال کیجیے۔ 15

(c) خطوطِ غالب کی اسلوبیاتی خصوصیات بیان کیجیے۔ 15

SECTION B

Q5. مندرجہ ذیل شعری حصوں کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے اور ان کے شعری محاسن پر بھی روشنی ڈالیے۔ ہر حصے کی تشریح ڈیڑھ سو (150) الفاظ پر مشتمل ہو۔

10×5=50

(a)

جو دیکھو مرے شعرِ تر، کی طرف

تو مائل نہ ہو پھر گہر کی طرف

محبت نے شاید کہ دی دل کو آگ

دھواں سا ہے کچھ اس نگر کی طرف

نظر کیا کروں اس کے گھر کی طرف

نگاہیں، ہیں میری نظر کی طرف

چھپاتے ہیں منہ اپنا کامل سے سب

نہیں کوئی کرتا ہنر کی طرف

بڑی دھوم سے ابر آئے گئے

نہیں دیکھتے ہم جگر کی طرف

10

(b)

ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا

نہ ہو مرنا تو جینے کا مزا کیا

نفس موجِ محیطِ بے خودی ہے

تغافل ہائے ساقی کا گِلا کیا

دماغِ عطرِ پیراہن نہیں ہے

غمِ آوارگی ہائے صبا کیا

دلِ ہر قطرہ ہے سازِ "انا البحر"

ہم اُس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا

محابا کیا ہے، میں ضامن، اِدھر دیکھ

شہیدانِ نِگہ کا خوں بہا کیا 10

(c)

گزر اوقات کر لیتا ہے یہ کوہ و بیاباں میں

کہ شاہیں کے لیے ذلت ہے کارِ آشیاں بندی

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی

سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی

زیارت گاہِ اہلِ عزم و ہمت ہے لحد میری

کہ خاکِ راہ کو میں نے بتایا رازِ الوندی

مری مشاطگی کی کیا ضرورت حسنِ معنیٰ کو

کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنا بندی

ترے آزاد بندوں کی نہ یہ دُنیا، نہ وہ دُنیا

یہاں مرنے کی پابندی وہاں جینے کی پابندی 10

(d)

شتابی سے اُٹھ ساقیؔ بے خبر

کہ چاروں طرف ماہ ہے جلوہ گر

بلوریں گلابی میں دے بھر کے جام
کہ آیا بلندی پہ ماہ تمام
جوانی کہاں اور کہاں پھر یہ سن
مثل ہے کہ ہے چاندنی چار دن
اگر مے کے دینے میں کچھ دیر ہے
تو پھر جان یہ تو کہ اندھیر ہے
وہ سونے کا جو تھا جڑاؤ پلنگ
کہ سیمیں تنوں کو ہو جِس پر اُمنگ

10

(e)

آنکھوں میں جو بات ہو گئی ہے
اک شرحِ حیات ہو گئی ہے
جب دل کی وفات ہو گئی ہے
ہر چیز کی رات ہو گئی ہے
غم سے چھٹ کر یہ غم ہے مجھ کو
کیوں غم سے نجات ہو گئی ہے
مدت سے خبر ملی نہ دل کی
شاید کوئی بات ہو گئی ہے
جس شئے پہ نظر پڑی ہے تیری
تصویرِ حیات ہو گئی ہے 10

Q6. (a) '' نرالی سب سے ہے اپنی روِش اے شیفتہ لیکن

کبھی دل میں ہوائے شیوہ ہائے میرؔ پھرتی ہے''

اس شعر کے حوالے سے میر تقی میرؔ کے شعری اسلوب پر اظہار خیال کیجیے۔ 15

(b) غالبؔ کی شاعری کا ایک اہم پہلو استفہامیہ انداز یا کلامِ غالب کی کس خصوصیت نے آپ کو زیادہ متاثر کیا ہے۔ بحث کیجیے۔ 20

(c) علامہ اقبال کی نظم '' مسجدِ قرطبہ'' کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیجیے۔ 15

Q7. (a) اخترالایمان کی نظمیں عصر حاضر کا منظر نامہ پیش کرتی ہیں '' بنت لمحات'' کی روشنی میں واضح کیجیے۔ 15

(b) مثنوی '' سحر البیان'' کی اہمیت قصے کی وجہ سے ہے یا اسلوب کی وجہ سے ہے، بحث کیجیے۔ 20

(c) فیض کی نظم '' لوح و قلم'' کا فنی تجزیہ پیش کیجیے۔ 15

Q8. (a) فراق کے مجموعہ کلام '' گلِ نغمہ'' میں ہندوستانی تہذیب کے عناصر کی نشاندہی کیجیے۔ 15

(b) علامہ اقبال کے تصور ''تصورِ شاہین'' پر کلامِ اقبال کے حوالے سے روشنی ڈالیے۔ 20

(c) ''میرؔ کی شاعری میں ذاتی غم اور آفاقی غم کی سرحدیں مل جاتی ہیں''۔ اس قول کی روشنی میں میرؔ کا فلسفۂ غم بیان کیجیے۔ 15